

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

سد ذرائع سے استفادہ تفسیر تیسر القرآن کے استدلال کا جائزہ

Utilization of the Principle of Sadd al-Dharā'i': An Analytical Study of the Reasoning in Tafsir Taysir al-Qur'an

Saima Hanif

PhD Scholar, Department of Islamic Studies
Imperial College of Business Studies, Lahore

Dr. Arshad Ali

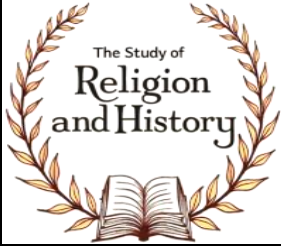
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract:

This study examines the use of the principle of Sadd al-Dharā'i' (blocking the means) in the interpretation of the Qur'an, with particular reference to the arguments presented in *Tafsir Taysir al-Qur'an*. Sadd al-Dharā'i' is an important principle in Islamic jurisprudence that aims to prevent actions or means that may lead to unlawful or harmful outcomes. The research analyzes how the exegete applies this principle while explaining various Qur'anic verses and how it contributes to understanding the wisdom and objectives of Islamic rulings. The study finds that the principle of Sadd al-Dharā'i' is employed in the tafsir to highlight the preventive nature of Islamic law, especially in matters related to social ethics, moral conduct, and the avoidance of corruption and harm. Through this approach, the interpreter not only explains the explicit prohibitions in the Qur'an but also emphasizes the importance of closing the pathways that may lead to sinful or harmful actions. The research further indicates that the application of this principle in *Tafsir Taysir al-Qur'an* reflects a balanced methodology that aligns with the broader objectives of Shariah. This study contributes to a deeper understanding of the relationship between the principles of Islamic jurisprudence and Qur'anic exegesis, and it highlights the significance of Sadd al-Dharā'i' as a methodological tool in interpreting Qur'anic guidance in both classical and contemporary contexts.

Keywords: Utilization; Principle; Sadd al-Dharā'i'; Tafsir Taysir al-Qur'an

قرآن مجید کی تفسیر میں مفسرین مختلف اصولوں اور قواعد سے استفادہ کرتے ہیں تاکہ آیات قرآنی کے صحیح مفہوم اور مقاصد کو واضح کیا جاسکے۔ انہی اصولوں میں سے ایک اہم اصول سد ذرائع ہے، جس کا مقصد ان اسباب اور راستوں کو بند کرنا ہے جو کسی حرام یا مفسدہ تک پہنچنے کا ذریعہ بن سکتے ہوں۔ اسلامی شریعت کا بنیادی ہدف انسانی زندگی کو خیر و صلاح کی طرف رہنمائی دینا اور فساد و برائی کے اسباب کو ختم کرنا ہے، اسی لیے فقہی اصولوں میں سد ذرائع کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ معاصر تفاسیر میں بھی اس اصول کو مختلف انداز سے استعمال کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں تفسیر تیسر



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

القرآن کا مطالعہ اس بات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ مفسر نے آیات قرآنی کی تشریح میں سد ذرائع کے اصول سے کس طرح استدلال کیا ہے اور اس کے ذریعے قرآنی احکام کی حکمت اور مقاصد کو کس انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق اسی پہلو کا جائزہ لینے کی کوشش ہے تاکہ تفسیر قرآن اور اصول فقہ کے باہمی تعلق کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔

صدر ذرائع کی لغوی تعریف: لفظ "صدر" عربی میں "اصل، بنیاد، ماخذ" کے معنی میں آتا ہے۔

لفظ "ذرائع" "ذریعہ" کی جمع ہے، یعنی وہ وسائط اور سہارے جن کے ذریعے کسی نتیجے یا حکم تک پہنچا جائے۔ لہذا لغت میں صدر ذرائع سے مراد ہے: "وہ بنیادی ماخذ اور اصل مصادر جن پر شریعت اسلامی کے تمام احکام اور قوانین کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔"

2. اصطلاحی تعریف (فقہ و اصول فقہ کے اعتبار سے):

اصطلاح میں صدر ذرائع کہلانے سے مراد ہے: "اسلامی قانون اور احکام کے وہ بنیادی سرچشمے جن سے مجتہدین اور فقہاء احکام اخذ کرتے

ہیں۔"

ان کی عام طور پر چار بڑی اقسام بیان کی جاتی ہیں: قرآن (اللہ کی کتاب)

سنت (نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور عملی سنت)

اجماع (امت کے علماء کا کسی شرعی مسئلہ پر اتفاق)

قیاس (قرآن و سنت سے مماثل صورت پر عقلی استنباط)

مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ کی تفسیر تیسیر القرآن میں تعریف:

مولانا کیلانیؒ نے اپنی تفسیر تیسیر القرآن میں صدر ذرائع کی وضاحت اجتہادی نقطہ نظر سے کی ہے۔

ان کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

قرآن بطور اولین ماخذ: انہوں نے قرآن کو ہر حکم کا سب سے پہلا اور اعلیٰ ماخذ قرار دیا۔

قیاس (عقلی استنباط): انہوں نے قیاس کو بھی صدر ذرائع میں شامل کیا، مگر اس کو ہمیشہ قرآن و سنت کے تابع رکھا۔

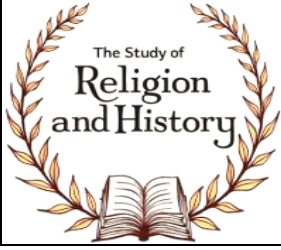
عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: كَيْفَ تَقْضِي؟ قَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ. قَالَ:

فَإِنْ لَمْ تَجِدْ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ؟ قَالَ: أَجْتَهُدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو. قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

صَدْرَهُ، وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لَمَّا يُزْضِي رَسُولُ اللَّهِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو آپ ﷺ نے پوچھا: "تم وہاں

لوگوں کے درمیان فیصلے کس طرح کرو گے؟" انہوں نے عرض کیا: "اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا:



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

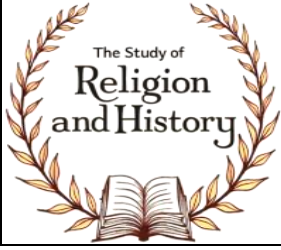
”اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟“ انہوں نے عرض کیا: ”رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر سنت میں بھی نہ پاؤ تو؟“ انہوں نے عرض کیا: ”پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہیں کروں گا۔“¹
یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے کہ اس نے رسول کے بھیجے ہوئے کو اس بات کی توفیق دی جو رسول اللہ کو پسند ہے۔“

مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ کا منفرد اجتہادی پہلو: مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ نے اس پورے تصور میں یہ وضاحت کی کہ: قرآن اور سنت بنیادی (صدر) ذرائع ہیں۔ اجماع اور قیاس ان کے تابع و ثانوی ذرائع ہیں۔ کسی بھی اجتہاد یا استنباط کو ان چاروں میں سے کسی ایک بنیادی ذریعہ سے مربوط ہونا ضروری ہے۔ سد الذرائع لغت میں: ”ذرائع“ وسیلے یا سبب کو کہتے ہیں، اور ”سد“ کا مطلب ہے بند کرنا۔ اصطلاح میں: ایسے وسائل یا ذرائع جو بظاہر مباح ہوں مگر وہ کسی حرام کام یا مفسدے کا ذریعہ بن جائیں، تو شریعت ان کو بھی روک دیتی ہے۔ مولانا کیلانیؒ نے اپنی تفسیر میں مختلف مقامات پر سد الذرائع کو اجتہادی اصول کے طور پر پیش کیا۔ وہ اس کے ذریعے یہ واضح کرتے ہیں کہ قرآن و سنت کی روشنی میں شریعت نے نہ صرف براہ راست حرام کو منع کیا بلکہ ایسے وسائل کو بھی روکا ہے جو انسان کو اس حرام تک لے جاتے ہیں۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ كَذَلِكَ زَيْنًا لِّكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَتْهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور تم وہ (معبود) گالیاں نہ دو جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ دشمنی میں اور جہالت سے حد سے بڑھ کر اللہ کو گالیاں دینے لگیں۔ اسی طرح ہم نے ہر امت کے لیے ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا ہے، پھر ان سب کو اپنے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے، اور وہ انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔²

یہ آیت سد الذرائع کی ایک واضح دلیل بھی ہے، کیونکہ: اگرچہ مشرکوں کے جھوٹے معبود باطل ہیں، لیکن ان کو برا بھلا کہنا اس دروازے کو کھول دیتا ہے کہ وہ جواب میں اللہ کو گالی دیں۔ اس لیے شریعت نے اس دروازے کو بند کر دیا مولانا کیلانیؒ کے مطابق یہاں مشرکین کے بتوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا، حالانکہ شرک اور بت پرستی لعنت کے لائق ہے، لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو برا کہتے۔ مولانا کیلانیؒ کا اجتہادی پہلو: مولانا کیلانیؒ نے تحریر القرآن میں اس اصول کو شریعت کی جامع حکمت قرار دیا کہ:

¹ ترمذی: 1327

² سورۃ الانعام: 108



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

قرآن و سنت صرف براہِ راست حرام کو نہیں بلکہ اس کے ذرائع کو بھی روکتا ہے۔ یہ اصول مصلحت عامہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کا تعلق معاشرتی، اخلاقی اور اعتقادی ہر سطح سے ہے۔

مولانا عبد الرحمن کیلانی کا اجتہادی نقطہ نظر اور منفرد پہلو:

مولانا عبد الرحمن کیلانی نے تنبیہ القرآن میں سدّ ذرائع کو صرف فقہی قاعدہ نہیں سمجھا، بلکہ اسے قرآن و سنت کے براہِ راست مزاج کا حصہ مانا اور اس کو جدید و قدیم دونوں مسائل پر لاگو کیا۔ ان کے بیان کردہ منفرد پہلو یہ ہیں:

سدّ ذرائع کو قرآنی مزاج کے طور پر پیش کرنا:

مولانا کیلانی نے وضاحت کی کہ قرآن کریم کی ہدایات کا بنیادی اسلوب یہی ہے کہ وہ برائی کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے اس کے راستے بھی بند کرتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا زَاعِنًا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اے ایمان والو! (نبی ﷺ سے خطاب کرتے وقت) 'زاعن' نہ کہا کرو بلکہ 'انظرنا' اور (بات) غور سے سنا کرو، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔¹

معاشرتی فساد سے بچاؤ کے پہلو: زنا کے راستوں کو بند کرنا ہی سدّ ذرائع ہے۔ اس لیے اسلام نے نظر، اختلاط، خلوت اور بے پردگی پر پابندی لگائی۔ منفرد بات: انہوں نے اسے صرف "عورت کے پردے" تک محدود نہیں رکھا بلکہ مرد و عورت دونوں کے طرزِ عمل پر لاگو کیا۔ معاشی پہلو میں سدّ ذرائع میں سود کی حرمت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ اسلام نے صرف "سود کھانے" کو منع نہیں کیا بلکہ اس کے قریب لے جانے والے معاہدات اور تجارتی طریقے بھی بند کر دیے۔ منفرد پہلو: انہوں نے جدید سودی بینکاری کو اسی اصول کے تحت حرام قرار دیا۔

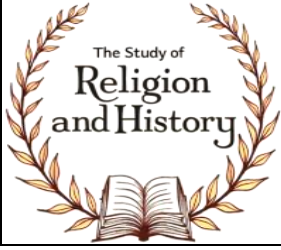
شرعی مقاصد سے ربط:

مولانا کیلانی نے سدّ ذرائع کو مقاصدِ شریعت کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا، یعنی یہ اصول دراصل "حفاظتِ دین، جان، نسل، مال اور عقل" کے لیے ہے۔ اس لیے انہوں نے سدّ ذرائع کو محض "منع" کا اصول نہیں سمجھا بلکہ اسے مصلحت عامہ کی تکمیل کا ذریعہ بھی بتایا۔

جدید مسائل پر اطلاق: انہوں نے اجتہادی پہلو کے طور پر اس اصول کو جدید مسائل مثلاً: میڈیا پر فحاشی، سودی معیشت، سیاسی انتشار پیدا کرنے والے بیانات، پر لاگو کیا اور بتایا کہ یہ سب ایسے ذرائع ہیں جو براہِ راست بڑے فساد تک لے جاتے ہیں۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

¹ سورة البقرہ: 104



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

کہہ دو! میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے، خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ، اور گناہ کو، اور ناحق سرکشی کو، اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جس کی کوئی دلیل اللہ نے نازل نہیں کی، اور یہ کہ تم اللہ پر وہ بات کہو جس کا تمہیں علم نہیں۔¹

اجتہادی پہلو: اللہ پر بغیر علم کے بات کہنا ”در اصل ہر اس نئے فتنہ اور معاملہ پر لاگو ہوتا ہے جس میں شرعی رہنمائی کے بغیر رائے دی جائے۔ یہاں مصلحت عامہ کے تحت علماء کو یہ اصول دیا گیا کہ نئے مسائل میں قرآن و سنت کے مزاج سے رہنمائی لے کر سدّ ذرائع کے ذریعے برائی کے دروازے بند کریں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ.
تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔²

اجتہادی پہلو: حدیث عدل کے تحفظ اور فساد کے اسباب کو روکنے (سدّ ذرائع) کا اصول دیتی ہے۔ جدید دور میں قانون و انصاف میں دوہرا معیار بھی اسی کے تحت آتا ہے۔ اجتہاد کی ضرورت ہے کہ معاشرتی و قانونی نظام میں ایسا کوئی راستہ نہ کھلے جو ناانصافی اور اجتماعی فساد کو جنم دے۔

احادیث کے ساتھ استدلال:

مولانا کیلانیؒ نے اپنی تفسیر میں درج ذیل احادیث کو سدّ ذرائع کے اصول پر منفرد انداز میں پیش کیا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

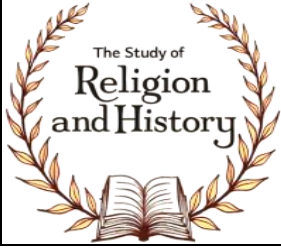
أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِجِّي، أَلَا وَإِنَّ حِجِّيَ اللَّهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقُلْبُ

خبردار! ہر بادشاہ کے لیے ایک محفوظ علاقہ (چراگاہ) ہوتا ہے، خبردار! اللہ کی محفوظ چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے تو پورا جسم درست ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے، خبردار! وہ دل ہے۔³

¹ سورة الاعراف (7:33)

² صحیح بخاری، حدیث 7288

³ صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث: 52



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

استدلال برائے سدّ الذرائع: نبی ﷺ نے مثال دی کہ بادشاہ کی چراگاہ کے قریب پھرنے والا چرواہا اکثر قریب جاتے جاتے اندر گھس جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے قریب پھرتا رہے گا، وہ اکثر حرام میں گرنے کا خطرہ رکھتا ہے۔ اس لیے شریعت نے حکم دیا کہ نہ صرف حرام سے بچو بلکہ ان کے اسباب اور راستوں (ذرائع) کو بھی بند کرو۔ یہی سدّ الذرائع کا اصول ہے: حرام کے قریب جانے والے کام بھی ممنوع ہیں تاکہ اصل حرام میں نہ پڑا جائے

مشترک پہلو: اسلام نے دشمن کے معبودوں کو برا کہنے سے منع کیا تاکہ وہ رد عمل میں اللہ کو برا نہ کہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ، وَلَا اللَّعَانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ

مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت بھیجنے والا، نہ فحش گو اور نہ ہی بد زبان۔¹

استدلال برائے سدّ الذرائع: اس حدیث میں نبی ﷺ نے صرف گالی دینے کے عمل کو ہی منع نہیں کیا بلکہ اس کی ابتدائی صورتوں (طعن، دینا، لعنت کرنا، فحش گوئی) کو بھی روک دیا۔ مقصد یہ ہے کہ اگر زبان کو چھوٹی برائیوں سے نہ روکا جائے تو وہ بڑی برائی (فساد، لڑائی، قطع تعلق) کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس لیے شریعت نے سدّ الذرائع کے طور پر برائی کے ہر چھوٹے سبب کو بھی حرام قرار دیا۔

یہ آیت افواہوں اور جھوٹے خبر پھیلانے سے بچنے کی تعلیم دیتی ہے۔

مقصد: معاشرت میں فتنے، اختلاف، اور معاشرتی فساد کے ذرائع بند کرنا۔

سدّ ذرائع کی بنیاد: صرف خبر سن کر فوراً رد عمل نہ دینا بلکہ تحقیق کرنا۔

وَإِذَا وَصَلْتُمْ أَمْرًا مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَدَّعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ

اور جب انہیں کسی خوف یا سلامتی کا کوئی معاملہ پہنچتا ہے تو وہ اس کی افواہیں پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر وہ اسے رسول ﷺ اور اہل اختیار کے

پاس واپس کرتے تو جن لوگوں نے اس کی تحقیق کرنی تھی وہ اسے جان لیتے۔²

استدلال سدّ ذرائع:

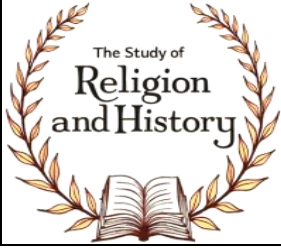
• یہاں بھی افواہوں کی روک تھام اور ریاستی معاملات میں ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے کی تعلیم ہے۔

• مقصد: فتنے، خوف، انتشار کے ذرائع بند کرنا تاکہ عوام میں بے یقینی اور فساد پیدا نہ ہو۔

مشترک پہلو: اسلام نے صرف زنا کو حرام نہیں کہا بلکہ اس کے تمام راستے (نگاہ، خلوت، پردے کی بے احتیاطی) بھی بند کیے۔

¹ جامع ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی سباب المسلم، حدیث: 1977

² النساء: 83



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

سود اور ناجائز کمائی کے ذرائع بند کرنا

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيَّكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ
نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا تَقْرَبُوا
مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ بِالْقِسْطِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

کہہ دو! آؤ وہ باتیں پڑھوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں: کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ احسان کرو، اپنے
بچوں کو غربت کی وجہ سے نہ مارو، ہم تمہیں اور انہیں رزق دیتے ہیں، بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ، جان
حرام نہ مارو مگر حق کے ساتھ، یتیم کے مال کے قریب بھی اس حد تک نہ جاؤ جب تک کہ بہترین طریقہ اختیار نہ کرو، پیمانہ اور وزن انصاف
کے ساتھ پورا کرو، ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔¹

سدّ الذرائع کا پہلو:

1. قتل، بے حیائی، اور یتیم کے مال کے ناجائز استعمال کے ذرائع بند کر دیے گئے۔

2. مقصد: معاشرت میں فساد، ظلم، اور نا انصافی کے دروازے بند کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الْفَسَادَ، فَإِنَّ أَصْلَ كُلِّ فَسَادٍ فِي الْفِسْقِ وَالْفِتَالِ
وَالْكُفْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فساد سے بچو، کیونکہ ہر فساد کی جڑ فسق، قتل اور کفر میں ہے۔²

قتل و قتال اور فساد کے ذرائع بند کرنا:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

“اور اس کو مت مارو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔³

سدّ ذرائع کا پہلو:

• یہ آیت بنیادی طور پر قتل و قتال کی ممانعت اور حرام جانوں کو نقصان پہنچانے سے روکنے کے لیے ہے۔

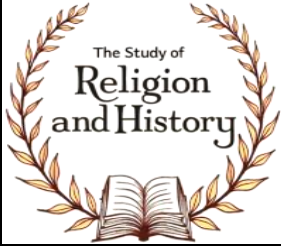
• اصل مقصد: معاشرت میں فساد، خونریزی اور ظلم کے ذرائع بند کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

¹ سورة الانعام 151

² صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب اتقوا الفساد، حدیث نمبر 6870

³ سورة الانعام: 151



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اتَّقُوا الْفُسَادَ فَإِنَّ أَصْلَ كُلِّ فُسَادٍ فِي الْفِسْقِ وَالْفِتَالِ وَالْكَفْرِ

فساد سے بچو، کیونکہ ہر فساد کی جڑ فسق، قتل اور کفر میں ہے۔¹

سد ذرائع کا پہلو:

- نبی ﷺ نے صاف فرمایا کہ ہر فساد کی جڑ تین بنیادی ذرائع ہیں: فسق (گناہ)، قتل، اور کفر۔
- معاشرت میں فساد اور فتنے کو روکنے کے لیے ان تینوں ذرائع کو پہلے ہی روکا جائے مشترک پہلو: ناحق خون بہانے سے روکنے کے لیے دشمنی، بدگمانی، اور انتقامی جذبات کو ہوا دینے والی باتوں سے بھی روکا گیا۔

ریاست و معاشرت کے اندر فتنہ کے ذرائع بند کرنا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

تباہی ہے ان لوگوں پر جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں۔²

سد ذرائع کا پہلو:

- اگر انسان نماز میں غفلت برتتا ہے، تو یہ نہ صرف اس کی روحانی حالت کو متاثر کرتا ہے بلکہ گناہ اور برائی کی طرف راستہ کھولتا ہے۔
- صحیح طریقے سے نماز پڑھنا اور خشوع و خضوع اختیار کرنا، برائی کے اسباب کو روکتا ہے۔
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
- اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم پر ہیز گار بنو۔³

سد ذرائع کا پہلو:

- روزہ انسان کو غضب، حسد، فضول باتوں اور دیگر برائیوں سے دور رکھتا ہے۔
- یوں روزہ برائی کے اسباب (چاہ، ہوس، غصہ) کو روکتا ہے، جو معاشرتی فساد کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

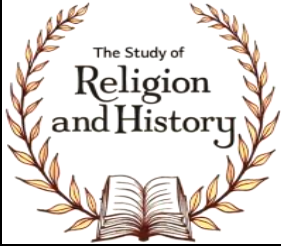
سایر عبادات میں سد الذرائع

- تلاوت قرآن: علم اور ہدایت کی طرف رہنمائی، جاہلیت و فساد کے راستے بند کرتی ہے۔
- ذکر اور دعا: انسان کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

¹ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، حدیث نمبر 6870

² سورۃ الماعون (4-5)

³ سورۃ البقرہ: 183



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

• حج و عمرہ: معاشرتی اتحاد، ظلم، اور تعصب کے ذرائع کم کرتا ہے۔
مشترک پہلو: جھوٹی خبریں، افواہیں اور منفی پروپیگنڈہ فساد کا ذریعہ ہیں، اس لیے قرآن نے ان پر قدغن لگائی۔

عبادات میں بھی سدّ ذرائع کا اصول

نماز → خشوع کو قائم رکھنے کے لیے غیر ضروری حرکات اور شور و شغب سے منع کیا گیا
روزہ → صرف کھانے پینے سے نہیں بلکہ جھوٹ اور فضول کلام سے بھی بچنے کی تاکید کی۔
مشترک پہلو: عبادات کو نقصان پہنچانے والے تمام ذرائع کا سدّ۔

خلاصہ بحث

اس تحقیق میں سدّ ذرائع کے اصول کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ جائزہ لیا گیا کہ مفسر نے تفسیر تیسیر القرآن میں اس اصول سے کس حد تک استفادہ کیا ہے اور اس کو آیات قرآنی کے فہم میں کس طرح استعمال کیا گیا ہے۔ تحقیق سے واضح ہوا کہ سدّ ذرائع اصول فقہ کا ایک اہم قاعدہ ہے جس کے ذریعے ایسے وسائل اور راستوں کو بند کیا جاتا ہے جو کسی حرام یا نقصان دہ نتیجے تک پہنچا سکتے ہوں۔ مطالعے کے دوران معلوم ہوا کہ مفسر نے مختلف مقامات پر قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اس اصول کو ملحوظ رکھا ہے، خصوصاً معاشرتی برائیوں، اخلاقی خرابیوں اور فتنہ و فساد کے اسباب کو روکنے کے حوالے سے۔ تفسیر میں بعض احکام کی حکمت بیان کرتے وقت یہ واضح کیا گیا کہ اسلام صرف برائی کو منع نہیں کرتا بلکہ ان ذرائع کو بھی بند کرتا ہے جو برائی تک لے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس تفسیر میں سدّ ذرائع کے استعمال سے قرآنی احکام کی حکمت اور مقاصد کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی شریعت انسانی معاشرے کو فساد سے محفوظ رکھنے کے لیے پیشگی تدابیر اختیار کرتی ہے۔ تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ مفسر نے اس اصول کو اعتدال کے ساتھ استعمال کیا ہے تاکہ نصوص شرعیہ کی اصل روح اور مقاصد برقرار رہیں۔

سفارشات

1. اصول فقہ کے دیگر قواعد (جیسے مصالح مرسلہ، استحسان وغیرہ) کا بھی تفاسیر قرآن میں استعمال کا تحقیقی جائزہ لیا جائے۔
2. تفسیر تیسیر القرآن کے علاوہ دیگر معاصر تفاسیر میں سدّ ذرائع کے استعمال کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
3. قرآنی تفسیر میں اصول فقہ کے اطلاق پر مزید تحقیقی کام کیا جائے تاکہ قرآنی احکام کے مقاصد کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔
4. دینی جامعات اور تحقیقی اداروں میں ایسے موضوعات کو فروغ دیا جائے جو فقہی اصولوں اور تفسیر قرآن کے باہمی تعلق کو واضح کریں۔
5. جدید معاشرتی مسائل کے حل کے لیے سدّ ذرائع کے اصول کو معاصر تناظر میں مزید واضح اور منظم انداز میں پیش کیا جائے۔